ہونے کی صورت میں تو اس کو قتل کرنا اسلامی حکومت پر بالا ولیٰ اور بالکل فرض ہے۔

ایک امریکی جاسوس ریمنڈ ڈیوس نے لاہور میں سرعام دو نہتے پاکستانیوں پر ممنوعہ بور پستول سے فائر کر کے قتل کر دیا، پھر اس کی حمایت میں آنے والی گاڑی نے ایک اور راہگیر کو کچل کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد قاتل جاسوس کو ''وی آئی پی'' مراعات کے ساتھ برائے نام حوالات میں رکھا گیا......

اس نازک اور تاریخی موقع پر مقتولوں کے ورثاء نے اسلامی غیرت اور قومی جذبے کا اظہار کر کے قاتل کو کیفر کردار تک پہنچانے کا واضح مطالبہ کر دیا۔

بعض حلقوں نے اس مجرم جاسوس کو محترمہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بدلے میں رہائی دلانے کی بات کی تو ڈاکٹر عافیہ کی بہن تک نے اس مطالبے کو مسترد کر دیا کہ: ''وہ بالکل بے گناہ اور مظلوم ہے، اس کی رہائی کی خاطر ہمیں ایک قومی مجرم اور دہشت گرد جاسوس کی رہائی ہرگز گوارا نہیں......''

اس دوران امریکہ نے ڈرون حملے بند کر دیے اور ہر قسم کے حربے آزمائے......

اچانک نامعلوم قوتیں حرکت میں آئیں ......اور ''دیت کا ڈرامہ'' رچا کر اس خطرناک قومی مجرم کو رہائی دلا دی...... اگر مقتولوں کے ورثاء اس قدر دولت کے پجاری ہوتے تو پاکستان کے غیور عوام یقیناً انہیں بیس کروڑ روپے سے کہیں زیادہ رقم چندہ کر کے پیش کر دیتے۔

حکومت امریکہ نے دیت کی ادائیگی کے دعوے کو بالکل مسترد کر دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیس کروڑ روپے بطورِ دیت حکومت پاکستان کے فنڈ سے ادا کر کے قومی مجرم کو بری کر دیا گیا ہے۔

اسلامی قانون کے مطابق قتل کی دیت ایک سو اونٹ ہے، جس کی قیمت ڈیڑھ دو کروڑ روپے سے زیادہ نہیں بنتی۔ قومی خزانے سے ادا کردہ یہ ساری رقم سراسر کرپشن ہے، جس کا حساب لیا جانا چاہیے۔

انتہائی قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس ڈرامے کی راہ ہموار کرنے کی خاطر قوم کو اس دوران ''عالمی کرکٹ'' کے نشے میں مست رکھا گیا......اور مقتولین کے وارثوں کو یرغمال بنا کر (بظاہر جبراً) ''دیت کا سودا'' طے کیا گیا۔ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ﴾!!

اس قاتل کے جرائم میں سے ''جاسوسی کا جرم'' دو افراد کے ''قتل'' سے کہیں زیادہ سنگین ہے؛ کیونکہ ورثاء کے ''بلا جبر و اکراہ'' آمادہ ہونے کی صورت میں قاتل کو دیت لے کر چھوڑا جا سکتا ہے؛ لیکن کسی

''جاسوس'' کو رقم لے کر چھوڑ دینے کا کوئی اخلاقی ،شرعی یا قانونی جواز نہیں ہے۔اور یہ غدارنہ اقدام تو قوم کو غلامی میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔ اس جاسوس کی صحیح طرح تفتیش کر کے اس کے ذریعے وطن عزیز میں دہشت گردی پھیلانے والے دیگر جاسوسوں کا بھی کھوج لگایا جانا ضروری تھا۔مگر برا ہو بزدلی اور لالچ کا، جس نے اس زریں موقع کو گنوادیا۔

امریکہ تو چند سالوں میں ہمارے ملک کو ناکام ریاست بنانے کے پروگرام کا دبے لفظوں اعلان بھی کر چکا ہے،اب ذاتی مفاد پرستی میں مبتلا حکمران' دشمن کے جاسوسوں کو کھلی چھوٹ دے کر غداری کے مرتکب ہورہے ہیں۔قوم کو چاہیے کہ اپنی بقا اور سلامتی کی خاطر ''کرکٹ'' نامی عالمی سازش میں گرفتار رہنے کے بجائے وطن عزیز کو زندہ و پائندہ رکھنے میں اپنا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کرے۔

سعودی عرب کے خلاف ریشہ دوانیاں کیوں؟

انسانی معاشرے کو ایک اجتماعی نظامِ حکومت سے منسلک کرنے کی ضرورت ہر دور میں تسلیم کی جاتی رہی ہے۔حکومت کی اولین ذمہ داری وہی ہے جو بنی نوع انسان کی اولین ضرورت ہے،یعنی انسان کے دین، جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت۔اسلامی حکومت ان بنیادی لوازمات کے تحفظ کی خاطر ارتداد، لڑائی وخونریزی، چوری چکاری،لوٹ مار،جنسی بے راہروی اور بہتان بازی پر رب العالمین کی طرف سے مقرر کردہ وہی کڑی سزائیں دیتی ہے جو ظالم مجرم کو جسمانی طور پر ضربِ شدید سے دوچار کر دیتی ہیں،مظلوم کے رِستے زخموں پر مرہم کا کام دیتی ہیں اور معاشرے میں امن وامان کو فروغ دیتی ہیں۔خالق کائنات کا ارشادِ مقدس ہے:﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ يَٰٓأُولِي الْأَلْبَٰبِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ [البقرة ١٧٩] ''عقل مندو! تمہارے لیے تو قصاص کے نفاذ میں ہی زندگی کا تحفظ ہے،تاکہ تم (دہشت گردی اور نقض امن سے) بچے رہو۔''

اسلامی نظامِ شریعت کے مقابلے میں بعض لوگوں نے اپنی عقل ودانائی اور تجربات وحوادث کی روشنی میں مختلف قسم کے نظامہائے حکومت ایجاد کر رکھے ہیں،جن میں سے ''جمہوریت'' کو موجودہ دور میں عالمی سطح